جامعہ انوارُالقرآن کا دینی و اصلاحی ترجمان

سہ ماہی انوارُ القرآن کراچی

رجسٹرڈ

ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ

بیاد

حافظ الحدیث و القرآن شیخ الاسلام

حضرت مولانا **محمد عبداللہ درخواستی**

رحمۃُ اللہ علیہ

بیاد

جانشین حافظ الحدیث

حضرت مولانا **فداءُ الرحمٰن درخواستی**

رحمۃُ اللہ علیہ

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ انوارُ القرآن

سیکٹر ۱-C-۱۱، آدم ٹاؤن، نارتھ کراچی

سہ ماہی

انوار القرآن

کراچی

جلد 01 ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ شمارہ 04

زیر سرپرستی

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نگران اعلیٰ

حضرت قاری حسین احمد درخواستی صاحب حفظہ اللہ

مدیر اعلیٰ

حضرت مولانا رشید احمد درخواستی صاحب حفظہ اللہ

مدیر

حضرت مولانا مفتی حبیب احمد درخواستی صاحب مدظلہ

معاون مدیر

حضرت مولانا مفتی فضل الرحمن افضل صاحب مدظلہ

بیاد

شیخ الاسلام حافظ الحدیث والقرآن

حضرۃ مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہٗ

جانشین

حضرۃ حافظ الحدیث حضرۃ مولانا

فداء الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہٗ

مجلس ادارت

مولانا مفتی محمد نصر اللہ احمد پوری صاحب مدظلہ

مولانا محمد عدنان کلیانوی صاحب مدظلہ

مولانا مفتی محمد اویس خان صاحب مدظلہ

مجلس مشاورت

مولانا سیف الرحمن المہند صاحب

حاجی عشرت خان صاحب

فی رسالہ قیمت

60 روپے

سالانہ قیمت

240 روپے

جامعہ انوار القرآن 11-C-1 نارتھ کراچی

فون: 6999095 فیکس 693229

پبلشر: حبیب احمد درخواستی عفی عنہ

مقام اشاعت: جامعہ انوار القرآن

کمپوزنگ: محمد بلال

مطبع: ظہیر پریس

رابطہ: 0333-3573241

قانونی مشیر: جناب ظفر امام

بینک اکاؤنٹ

ناظم ترسیل: مولانا عبدالروف صاحب

آئینہ ترتیب

اداریہ	بعد از خدا بزرگ توئی......	مولانا محمد عدنان کلیانوی	1
انوار قرآن	تفسیر انوار القرآن	حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ درخواستی	5
انوار حدیث	ایک چُپ سو سکھ!	مفتی حبیب احمد درخواستی	7
اسوۂ حسنہ	ربیعہ بن نصر کا خواب	مفتی محمد نصر اللہ احمد پوری	9
مقالات و مضامین	استخارہ کی اہمیت اور مسنون طریقہ	مفتی حماد خورشید صاحب	12
مقالات و مضامین	مہنگائی! ہم یہ اصول اپنائیں	مفتی سید رحیم الدین	15
بزم طلبہ	مطالعہ میں انہاک ہو تو ایسا	احمد اللہ	21
نقد و نظر و تعارف کتب	حافظ الحدیث نمبر... خصوصی اشاعت!	فضل الرحمن افضل	23
نقوش رفتگان	میں نے دین پور بستے دیکھا	مفتی حبیب احمد درخواستی	25
دار الافتاء	قرآن پاک کی سویڈن میں توہین اور حکومت وقت کی ذمہ داریاں	مفتی محمد نصر اللہ احمد پوری	27
جامعہ کے شب و روز	دو علمی نشستیں اور سہ ماہی نتائج	مولانا عبد الرؤف صاحب	29

ادار یہ

بعد از خدا بزرگ توئی......

مولانا محمد عدنان کلیانوی

کہاں یہ بندہ عاصی اور کہاں مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم عنوان! زبان گنگ، دل و دماغ ششدر، لکھا جائے تو کیا لکھا جائے، وہ قلم کہاں سے لاؤں جس سے اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت لکھ سکوں، زبان و بیان کی وہ صلاحیت کیسے حاصل کروں کہ بارگاہ رسالت میں حمد و ثناء کے چند پھول نچھاور کر سکوں۔ جناب اقبال سہیل رحمہ اللہ اسی بات کو کیا خوب فرما گئے ؂

کہاں میں کہاں مدح ذات گرامی
میں سعدیؒ نہ رومیؒ نہ قدسیؒ نہ جامیؒ
پسینے پسینے ہوا جا رہا ہوں
کہاں یہ زبان اور کہاں نام نامی

حضرت سید نفیس الحسینی رحمہ اللہ نے انہی خیالات کو زبان دیتے ہوئے فرمایا:

مصطفی مجتبیٰ تیری مدح و ثناء میرے بس میں نہیں دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں لب کو یارا نہیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

انہی احساسات کے ساتھ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موتی نذر قارئین کر رہا ہوں۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے محبوب پیغمبر ہیں، نبی آخر الزماں ہیں، خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، تمام پیغمبروں کے امام اور رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت اللہ پاک کی طرف سے ہدیہ و تحفہ میں عطا کی گئی رحمت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و رسالت ساری مخلوق کے لیے عام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف انسانوں بلکہ حور و ملک چودہ طبق ساری خلق کے لیے رحمت ہیں۔

قرآن کریم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و اخلاق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت بلاشبہ وجہ کائنات ہے، سارے عالم کو اسی لئے بنایا اور سجایا گیا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کیے جائیں گے۔ حدیث ''لولاک'' الفاظ سے قطع نظر مفہوم میں ایک سچی بات اور حقیقت ہے، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مجموعہ فضائل ہے، آخر الزماں ہونے کے باوجود سب مخلوق سے فائق و برتر اور سب سے آگے ہیں۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے عظیم الشان ہیں، ایسی ذات بابرکات کی توصیف و ثناء میں رطب اللسان رہنا سعادت کی کنجی ہے، الحمد سے والناس تک قرآن کریم میں جا بجا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف و ثناء نظر آتی ہے، ظاہر ہے قرآن کریم کلام رب العزت ہے، صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی وظیفہ خداوندی بھی ہے۔

میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ ہے کہ اگر سر سے لے کر پاؤں تک پورا بدن زبان بن کر قیامت تک تعریف و ثنائے پیغمبر کے لیے وقف ہو جائے تب بھی حق توصیف ادا نہ ہو سکے، ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نہ صرف ہمیں صحیح معنی میں انسانیت ملی بلکہ حقیقی عبدیت اور اپنے خالق و مالک کی سچی معرفت بھی نصیب ہوئی، گویا اپنا وجود ملا، زندگی کا مقصود ملا۔

حق تعالیٰ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنے اوصاف جمیلہ عطا فرمائے ان میں سے ایک امتیازی وصف ''عبدیت کاملہ'' کا وصف ہے، جس طرح حق تعالیٰ خدائی میں یکتا ہیں، اسی طرح آقا صلی اللہ علیہ وسلم عبدیت میں یکتا ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کی جیسی اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ عبادت و اطاعت آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ویسی آج تک کسی نے کی ہے نہ آئندہ کوئی کر سکے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دربار الٰہی میں سراپا تسلیم و رضا تھے، یہی عبدیت کاملہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے زیادہ محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے امتیازات اور بہت سی خصوصیات عطا فرمائیں جو کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی اور وہ خصوصیات بھی عطا فرمائیں جو دوسرے انبیاء کو عطا فرمائیں۔

۱۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک کھارے (نمکین) پانی کو میٹھا کر دیتا تھا۔

۲۔ دودھ پینے والے بچے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لعاب مبارک کا ایک قطرہ چکھائے تو وہ بچہ سارا دن پیٹ بھرا رہتا، دودھ نہ مانگتا۔

۳۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلیں سفید رنگ، اجلی شفاف تھیں اور ان میں بالکل بال نہیں تھے۔

۴۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک اتنی دور تک جاتی تھی کہ اوروں کی آواز اس کے دسویں حصے تک بھی نہ پہنچتی تھی۔

۵۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھیں مگر دل جاگتا رہتا تھا۔

۶۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری عمر ''جمائی'' نہ آئی نہ کبھی احتلام ہوا۔

۷۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک مشک سے زیادہ خوشبودار تھا، جس راستے سے گزرتے لوگ بعد میں بھی اس خوشبو سے پہچان جاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ہیں۔

۸۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے کی طرح پیچھے بھی دیکھتے تھے اور روشنی کی طرح اندھیرے میں بھی آپ سب کچھ ملاحظہ فرماتے تھے۔

۹۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی اور آپ اگر جانور پر سواری فرماتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی مدت تک لید، پیشاب نہ کرتا۔

۱۰۔عالم ارواح میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور ''الست بربکم'' کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے ''بلیٰ'' فرمایا۔

۱۱۔روز قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''مقام محمود'' نصیب ہوگا اور لواء الحمد یعنی حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں ہوگا اور آدم علیہ السلام اور ان کی تمام اولاد اس جھنڈے تلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت عظمیٰ کا منصب ملے گا۔

۱۲۔پل صراط پر سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزریں گے اور پھر تمام لوگوں کو

حکم ہوگا کہ اپنی آنکھیں بند کرلو تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا پل صراط سے تشریف لے جائیں۔

۱۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن ''جناب الٰہی'' سے قرب اور منزلت میں ایسے ہوں گے جیسے وزیر بادشاہ کے۔ (ملخص تفسیر عزیزی)

اس آوارہ، ناکارہ اور سیاہ کار کے قلم نے آج تک جتنی سعادتیں سمیٹی ہیں، ان میں سب سے بڑی اور اونچی سعادت، سعادتوں کی چوٹی ''ذروۃ سنام السعادات'' محمد عربی کی شان عظمت اور رفعت کے لیے یہ چند مختصر سی سطور ہیں۔

سچی بات ہے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت جس قلم سے لکھی جائے وہ قلم سعادت مند، جس ورق پر آپ علیہ السلام کی شان وتوقیر کے موتی بکھیرے جائیں وہ ورق خوش نصیب، جس زبان سے آپ علیہ السلام کی عظمت کے بول نکلیں وہ زبان نور سے وضو کرنے والی ہے۔

آپ کی عظمت وشان کی قائل عرش سے لے کر فرش تک ساری مخلوق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا ظاہری حسن وجمال ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور باطنی کمالات سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات جلالیہ وجمالیہ کا مظہر اور پرتو ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ظاہری حسن وجمال اور وضع وبناٹ میں آپ علیہ السلام جیسا کوئی پیدا ہوا، نہ ہوگا اور اخلاق وسیرت اور باطنی کمالات میں کوئی پیغمبر بھی آپ سے بڑھ کر نہیں تو کسی امتی کی کیا حیثیت ہے!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت اور ان کی کامل اتباع نصیب فرمائے۔

تین سانس میں پانی پینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ (پینے کے وقت) دو یا تین سانس لیتے اور فرماتے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ (بخاری شریف)

انوار قرآن

تفسیر انوار القرآن

تفسیری افادات: حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی/تفسیر القرآن بالقرآن:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی کی تشریح آگے سورۃ الانعام میں پڑھو گے،

سورۃ الانعام میں ہے:

وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: میری طرف وحی کیا گیا ہے یہ قرآن، تا کہ تم کو اس سے خبر دار کروں اور جس کو یہ پہنچے، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ معبود اور بھی ہیں، تو کہہ میں تو یہ گواہی نہیں دوں گا، کہہ دے وہی ہے معبود ایک، اور میں بیزار ہوں تمہارے شرک سے۔

وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ: میری طرف وحی کیا گیا ہے قرآن مجید، تا کہ میں تمہیں بھی ڈراؤں اور جن کے ہاں قیامت تک یہ قرآن مجید پہنچے گا۔

اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی: اے یہود، نصاری اور مشرکین! اکھٹے ہو جاؤ اور بتاؤ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ دوسرے بھی معبود ہیں؟

قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ: اگر ان میں سے کوئی گواہی دے تو اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کہہ دیجیے کہ میں تو یہ گواہی نہیں دوں گا۔

قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ: اب میری گواہی بھی سن لو، میری گواہی تو یہی ہے کہ تم جو دوسروں کو شریک کر رہے ہو (یہ غلط ہے)، میرا معبود تو ایک ہی

ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور جن کو تم شریک کرتے ہو خدا کے ساتھ، میں اُن سب سے بَری ہوں۔

اِس سے وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کی ایک تشریح ہوگئی کہ تم یہود، نصاری اور مشرکین اگر اللہ کی توحید کی گواہی نہیں دیتے تو مت دو لیکن میں تو تمہارے سامنے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہی ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔تو بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے سامنے توحید کی گواہی دینے والے ہیں۔

القرآن یفسر بعضہ بعضا (قرآن مجید کی ایک آیت دوسری آیت کے لیے تفسیر بنتی ہے) کے لحاظ سے وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کی یہ ایک تشریح ہوگئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی/تفسیر القرآن بالحدیث:

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی کی دوسری تشریح حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو لایا جائے گا، تمام انبیاء علیہم السلام بھی حاضر ہوں گے۔تمام انبیاء علیہم السلام سے پوچھا جائے گا: هَلْ بَلَّغْتُمْ؟ کیا تم نے احکام کی تبلیغ کی؟ وہ کہیں گے: نَعَمْ، جی ہاں! اُن کی امتیں انکار کریں گی اور کہیں گی کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔تو انبیاء علیہم السلام سے کہا جائے گا: گواہ لے آؤ۔تو امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطورِ گواہ پیش کیا جائے گا۔

☆ دنیا آخرت کا ذریعہ ہے ☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا بہت ہی اچھا گھر ہے اس شخص کے لیے جو اس کو آخرت کا ذریعہ بنائے اور اللہ تعالیٰ کو اس (کے ذریعہ) راضی کرلے اور بہت ہی برا (گھر) ہے اس شخص کے لیے جس کو آخرت کے کاموں سے روک دے اور اللہ کو ناراض کردے۔“ (مستدرک:7870)

انوار حدیث

ایک چُپ سو سکھ!

مفتی حبیب احمد درخواستی

گفتگو اور بات چیت اخلاق اور شرافت کے سچے ترجمان ہیں۔ وہ آدمی ہرگز شریف کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا جس کی زبان گندے اور ناپاک الفاظ سے ملوث اور آلودہ ہو۔ اخلاق کے کھوٹے کھرے سکوں کو پرکھنے کے لیے زبان سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہیں۔ شریف کی پہلی شرافت، شریفانہ گفتگو ہے۔ بات چیت میں سختی و بدزبانی ہرگز ہرگز شرافت نہیں۔

دنیا میں شریعت کے ظاہری احکام کی بنیاد زبان کی ترجمانی پر قائم رکھی گئی ہے۔ اعتقادیات، عبادات، معاملات، اخلاقیات غرض ہر شعبہ میں زبان سے ادا کیے گئے الفاظ پر صحت و فساد کا سارا دارومدار ہے۔ غرض یہ کہ زبان کو تمام اعضاء میں خصوصی کردار کا درجہ حاصل ہے۔

ہمارے اسلاف اور اکابر اپنی باتوں کو نامہ اعمال کا حصہ شمار کرتے تھے۔ حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی ایک بچی آئی اور کہنے لگی ''ابا جان! میں کھیلنے چلی جاؤں؟'' ربیع خاموش رہے۔ کسی نے جواب نہ دینے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ''آج میرے نامہ اعمال میں کم سے کم یہ تو نہیں لکھا جائے گا کہ میں نے بچی سے کہا ہو کہ جاؤ کھیلو''۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ''جو اپنی گفتگو کو اپنے اعمال کا حصہ شمار کرے گا تو یقیناً وہ کم گفتگو کا عادی بنے گا''۔ حضرت ابن بریرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی زبان کو پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے ''تیرا ناس ہو، خیر کی بات بولا کر، فائدہ پائے گی یا برائی سے خاموشی اختیار کر، سلامتی پائے گی، ورنہ خوب جان لے کہ تو پچھتائے گی''۔ کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ''آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟'' فرمایا: ''قیامت کے دن انسان کو سب سے زیادہ غصہ اپنی زبان پر آئے گا۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

عنہ اللہ کی قسم اٹھا کر حلفیہ فرماتے تھے: ''اس روئے زمین پر کوئی اور چیز لمبی قید کی محتاج نہیں جتنی میری زبان اس (لمبی قید) کی محتاج ہے''۔ حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ''میں نے اگر کسی کی زبان کو سلامت اور درست پایا ہے تو اس کے تمام اعمال کو بھی سلامت اور تندرست پایا ہے اور اگر کسی کی گفتگو خراب و بے کار پائی ہے تو اس کے دوسرے سارے اعمال میں بھی خرابی وفساد دیکھنے میں آئی ہے''۔ ابوالاشہب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ''(عقلمند ودانا) کہا کرتے تھے کہ جس نے اپنی زبان کی خاطر خواہ حفاظت نہ کی اس نے اپنے دین کو سمجھا ہی نہیں۔''

تمام انسانی اعضاء کے حرکات و انقلابات کا اگر تقابلی جائزہ لیا جائے تو سب سے آسان زبان کی حرکت ہے مگر نتیجہ وانجام کے اعتبار سے سب سے نقصان دہ بھی یہی زبان کی حرکت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی نے زبان کو دو دھاری تلوار سے تشبیہ دی تو کسی نے اسے درندہ کہا، کوئی اسے قینچی بتاتا ہے اور کوئی اسے خطرناک بلا اور کوئی اسے ڈسنے والا اژدھا۔ کسی نے سچ کہا ہے: ''ایک چُپ سو سکھ''

ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا: ''اے اللہ کے رسول! نجات (کا ذریعہ) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھو، ۲۔ اپنے گھر میں جمے رہو، (فضول گشت لگاتے نہ پھرو) ۳۔ اپنے گناہوں پر حسرت وندامت کے آنسو بہایا کرو۔''

☆سودی معاملہ کرنے پر لعنت☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ گناہ میں سب برابر ہیں۔

اسوہ حسنہ

ربیعہ بن نصر کا خواب

مفتی نصر اللہ احمد پوری

معروف مؤرخ ابن اسحٰق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاہان تبع میں سے ایک بادشاہ کا نام ’’ربیعہ بن نصر‘‘ تھا، اس نے ایک مرتبہ ایک خوفناک خواب دیکھا، جس سے وہ شدید پریشان اور خوف زدہ ہوگیا، ایک ایک کر کے اس نے اپنے ملک کے تمام کاہن، نجومی، جادوگر اور فال کے ماہرین بلائے ہر ایک سے کہا کہ میں نے ایک ہولناک خواب دیکھا ہے جس سے میں مسلسل خوف زدہ اور پریشان رہنے لگا ہوں تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ میرا خواب بھی بیان کرو اور تعبیر بھی، ہر ایک نے کہا کہ خواب آپ بیان کردیں اور تعبیر ہم بیان کردیں گے، اس نے کہا کہ اگر خواب میں نے خود بیان کردیا تو مجھے تمہاری بیان کردہ تعبیر پر اطمینان نہ ہوگا، تم میں سے صحیح تعبیر اسی کی مانی جائے گی جو خواب بھی بتائے اور تعبیر بھی۔

ایک نے مشورہ دیا کہ اگر بادشاہ کو یہی منظور ہے تو وہ کسی شخص کو ’’سطیح اور شق‘‘ کے پاس بھیجے، امید ہے کہ وہاں سے ہر سوال کا جواب مل جائے گا، چنانچہ ربیعہ بن نصر شاہ یمن نے ان کو بلانے کے لیے آدمی روانہ کیے تو ان دونوں میں سے ’’سطیح‘‘ پہلے شاہی دربار میں پہنچ گیا، بادشاہ نے اس سے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے خوف زدہ کردیا ہے مجھے میرا خواب بھی بتاؤ اور تعبیر بھی، اگر آپ نے خواب صحیح بیان کردیا میں سمجھوں گا کہ آپ اس کی تعبیر بھی صحیح بیان کریں گے۔

سطیح: بادشاہ سلامت! آپ نے خواب میں آگ کی ایک چنگاری دیکھی جو ایک نشیبی زمین میں جا گری اور اس نے ہر جان دار چیز کا خاتمہ کردیا، بادشاہ نے کہا: اے سطیح! تو نے اس میں ذرہ بھی غلطی نہیں کی۔

بادشاہ: اب بتاؤ اس کی تعبیر کیا ہے؟

سطیح نے تعبیر بتاتے ہوئے کہا: دونوں سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان جتنے حشرات الارض ہیں ان سب کی قسم کھاتا ہوں کہ تمہاری سرزمین پر حبشی آنازل ہوں گے، وہ ''ابین وجرش'' نامی مقامات کے درمیان کے تمام علاقوں پر قابض ہوجائیں گے۔

بادشاہ: اے سطیح تیرے باپ کی قسم یہ تو ہمارے لیے موجب غیظ وغضب اور باعث دردوالم خبر ہے، آخر یہ کب ہونے والا ہے؟ کیا میرے اسی زمانے میں یا اس کے بعد؟

سطیح: یہ تیرے زمانے میں نہیں بلکہ تیرے دنیا سے جانے کے ساٹھ یا ستر سال بعد ہوگا۔

بادشاہ: ان کی حکومت ہمیشہ رہے گی یا وہ وقتی طور پر اقتدار میں آئیں گے؟

سطیح: ان کا اقتدار بھی تقریباً ستر سال بعد ختم ہوجائے گا، وہ دشمن کے ہاتھوں مارے جائیں گے اور کچھ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

بادشاہ: ان کو قتل اور جلاوطن کرنے والے کون ہوں گے؟

سطیح نے جواب دیا: ارم بن ذی یزن عدن سے اور وہ ان میں سے کسی کو یمن میں نہیں چھوڑے گا۔

بادشاہ: کیا اس شخص کی حکمرانی ہمیشہ رہے گی؟

سطیح: نہیں بلکہ اس کی حکومت بھی ختم ہوجائے گی۔

بادشاہ: اس کی حکومت کون ختم کرے گا؟

سطیح: اس کی حکومت ایک پاکیزہ نبی ختم کریں گے، جن کے پاس خدائے بزرگ وبرتر کی جانب سے وحی آتی ہوگی۔

بادشاہ: یہ نبی کس کی اولاد سے ہوں گے؟

سطیح: غالب بن فھر بن مالک بن نضر کی اولاد سے ہوں گے۔ اس کی قوم میں زمانے کے آخر تک حکومت رہے گی۔

بادشاہ: کیا زمانے کا آخر بھی ہوگا؟

سطیح: جی ہاں! زمانے کا آخری دن وہ ہوگا جس میں اگلے اور پچھلے تمام لوگ جمع کیے جائیں گے، اس میں نیک لوگ خوش نصیب اور برے لوگ بدنصیب قرار پائیں گے۔

بادشاہ: کیا یہ سب کچھ سچ ہے جس کی آپ مجھے خبر دے رہے ہیں؟

سطیح: جی ہاں! قسم ہے دن کے اجالے کی اور رات کے اندھیرے کی اور صبح صادق کی جو کچھ میں نے تجھے خبر دی یہ سب برحق اور سچ ہے۔

اتنی دیر میں دوسرے ماہر تعبیر ''شق'' بھی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوگئے۔ بادشاہ نے جو بات ''سطیح'' سے کی تھی وہ سب چھپاتے ہوئے شق سے ازسرنو گفتگو شروع کی تاکہ پتہ چلے کہ یہ دونوں کواب اور اس کی تعبیر بیان کرنے میں متفق ہوتے ہیں یا مختلف؟

(شق نامی کاہن سے بادشاہ کا مکمل مکالمہ دوسری قسط میں ملاحظہ فرمائیں)

عورت اور حیا

ایک حدیث میں ہے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے سوال پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تجھ سے پوچھا جائے کہ کون سی لڑکی سے موسیٰ علیہ السلام نے نکاح کیا تھا۔تو جواب دینا کہ دونوں میں جو چھوٹی تھی۔

موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ محترمہ کا نام صفورا تھا، ''**فجاء ته احداهما تمشی علی استحیاء**'' میں شعیب علیہ السلام کی جس بیٹی کا ذکر ہے وہ شعیب علیہ السلام کی چھوٹی بیٹی (صفورا) تھی جس سے موسیٰ علیہ السلام نے نکاح کیا تھا۔ ممکن ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس پاکیزہ خاتون سے نکاح کے بطور مہر دس سال بکریاں چرانا، اس میں موجود صفت ''حیاء وعفت'' ہو جس کی جانب قرآن مجید میں اشارہ کردیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

مقالات ومضامین

استخارہ کی اہمیت اور مسنون طریقہ

مفتی حماد خورشید صاحب

اپنی معاشرتی اور کاروباری زندگی میں ہم ہر لمحے مختلف معاملات سے دو چار رہتے ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کی دلی خواہش ہوتی ہے وہ ہمیشہ درست فیصلہ کرے۔ نبی کریم ﷺ نے ہماری اس ضرورت کا آسان حل عطا فرمایا ہے اور ہمیں فیصلہ کرنے سے پہلے مشورے کے ساتھ ساتھ استخارہ کرنے کی تعلیم دی ہے یعنی ہر کام کو کرنے سے پہلے دو کام کرنے کی تعلیم دی ہے اوران دونوں کاموں کا فائدہ یوں بیان فرمایا ہے:

ما خاب من استخار و لا ندم من استشار [معجم الطبرانی، کنز العمال]

یعنی جو شخص اپنے معاملات میں استخارہ کرتا ہو وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا اور جو شخص اپنے کاموں میں مشورہ کرتا ہو وہ بھی نادم اور پشیمان نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں دو باتیں بتائی ہیں کہ جب کوئی فیصلہ کرنا ہوتو (۱) استخارہ (۲) مشورہ کر لینا چاہیے، کیونکہ ایسا کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ کام میں کامیابی ہوگی اور دل میں اطمینان رہے گا کہ میں نے یہ کام اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا کرتے ہوئے اور دوستوں اور بڑوں سے مشورہ کے بعد کیا ہے۔

استخارہ کا مطلب

استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی طلب کرنا یعنی روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے اپنے ہر جائز کام میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور اللہ سے اس کام میں خیر، بھلائی اور رہنمائی طلب کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم کامل ہے۔ اللہ تعالیٰ مستقبل کے تمام حالات سے واقف ہے اور ہم بے خبر ہیں، لہٰذا ہر معاملہ میں اس کی طرف

رجوع کرنا رحمتِ الٰہی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا باعث ہے۔

استخارہ کی اہمیت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ہر کام میں استخارہ کرنے کی تعلیم اس طرح دیتے جس طرح قرآن مجید کی سورۃ کی تعلیم دیتے۔(ترمذی)

اگر ہم غور کریں تو ہمیں ضرور سمجھ آجائے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس بات کی اتنی تاکید فرما رہے ہیں، اس میں یقیناً ہر فرد کے لیے بڑی خیر موجود ہے۔ چند لمحوں کی مشقت اور ذرا سی توجہ اور ایک آسان سے عمل کے ذریعے ہمارے فیصلے میں مضبوطی، دل میں اطمینان اور کاموں میں آسانی پیدا ہوسکتی ہے اور ہم بآسانی اپنے ہدف تک پہنچ سکتے ہیں۔

استخارہ کن معاملات میں کیا جاتا ہے؟

استخارہ ہمیشہ کسی ایسے جائز کام میں کیا جاتا ہے جس میں انسان کے پاس ''کرنے'' یا ''نہ کرنے'' دونوں کا اختیار (Option) موجود ہو۔ مثلاً یہ کہ فلاں جگہ رشتہ کیا جائے یا نہیں؟، فلاں کاروبار کروں یا نہیں؟ فلاں جگہ نوکری کروں یا نہیں؟ فلاں وینڈر سے کام کرنا چاہیے یا نہیں؟ فلاں کو ملازم رکھا جائے یا نہیں؟ وغیرہ۔

جو کام آپ کے فرائض، ذمہ داری میں داخل ہوں ان کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں استخارہ نہیں کیا جاتا، مثلاً یہ کہ نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ کیونکہ نماز تو فرض ہے اور بہر حال پڑھنی ہی ہے۔ اسی طرح ناجائز کاموں کے بارے میں استخارہ نہیں ہوتا مثلاً فلم دیکھوں یا نہیں؟ یا یہ کہ گانا سنوں یا نہیں؟ یا سودی اکاؤنٹ کھولوں یا نہیں؟ کیونکہ یہ سارے کام بہرحال ناجائز ہیں اور ہمارے پاس ان کے "کرنے" کا Option نہیں ہے بلکہ صرف "نہ کرنے" کا ہی حکم متعین ہے۔

استخارہ کا مسنون طریقہ

استخارہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ آدمی دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھے۔ نیت

یہ کرے کہ میرے سامنے دو راستے ہیں، ان میں سے جو راستہ میرے حق میں بہتر ہو، اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرما دیں، پھر دو رکعت پڑھے اور نماز کے بعد استخارہ کی درج ذیل دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسۡتَخِيۡرُك بِعِلۡمِك وَأَسۡتَقۡدِرُك بِقُدۡرَتِك ، وَأَسۡأَلُك مِنۡ فَضۡلِك الۡعَظِيۡمِ، فَإِنَّك تَقۡدِرُ وَلَا أَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا أَعۡلَمُ وَأَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ. اَللّٰهُمَّ إِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنَّ هٰذَا الأَمۡرَ خَيۡرٌ لِيۡ فِيۡ دِيۡنِيۡ وَمَعَاشِيۡ وَعَاقِبَةِ أَمۡرِيۡ فَاقۡدُرۡهُ لِيۡ وَيَسِّرۡهُ لِيۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِيۡ فِيۡهِ، وَإِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنَّ هٰذَا الۡأَمۡرَ شَرٌّ لِيۡ فِيۡ دِيۡنِيۡ وَمَعَاشِيۡ وَعَاقِبَةِ أَمۡرِيۡ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّيۡ وَاصۡرِفۡنِيۡ عَنۡهُ، وَاقۡدُرۡ لِيَ الۡخَيۡرَ حَيۡثُ كَانَ ثُمَّ أَرۡضِنِيۡ بِهٖ

استخارہ کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے، ضرورت پڑنے پر کسی بھی وقت استخارہ کیا جا سکتا ہے (البتہ مکروہ اوقات میں نفل نہ پڑھیں)۔

استخارہ کے بعد خواب آنا لازمی نہیں ہے، خواب آ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ البتہ استخارہ کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ جس معاملہ میں خیر ہوگی اس طرف دل مائل ہونے لگے گا اور راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ اگر ایک دفعہ میں قلبی اطمینان حاصل نہ ہو تو سات دن تک یہی عمل دہرائے، ان شاء اللہ خیر ہوگی۔

مختصر استخارہ کا طریقہ

اگر کوئی معاملہ فوری نوعیت کا ہو اور زیادہ وقت نہ ہو تو درج ذیل دعائیں مانگ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے معاملہ میں خیر و بھلائی مانگی جا سکتی ہے:

اَللّٰهُمَّ خِرۡ لِيۡ وَاخۡتَرۡ لِيۡ [ترمذی]

اَللّٰهُمَّ اهۡدِنِيۡ وَسَدِّدۡنِيۡ [صحیح مسلم]

اَللّٰهُمَّ أَلۡهِمۡنِيۡ رُشۡدِيۡ [ترمذی]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مقالات ومضامین

مہنگائی! ہم یہ اصول اپنائیں

مفتی سید رحیم الدین

پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کے بڑھنے کی وجہ سے اشیائے خوردونوش وضروریات زندگی کی قیمتوں پر بھی اثر پڑتا ہے، اشیاء خوردونوش کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں، جس کا اثر عوام تک بھی پہنچتا ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہے کہ سب سے زیادہ نقصان اور سب سے زیادہ اثر متوسط اور غربت کے حوالے سے ادنیٰ طبقہ ہی کو پہنچتا ہے جس کی اکثریت اس حوالے سے بے چینی کا شکار ہیں۔ برسراقتدار ذمہ داران اس ساری صورت حال کو گزشتہ حکومت کے آئی ایم ایف سے کئے گئے معاہدہ کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں اور گویا اپنے تئیں اس بدنامی سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں، شاید اس طرح کر کے انہیں سیاسی فائدہ حاصل کرنا ہو اور اپنا امیج بہتر قرار دینا ہو، بہر حال جو بھی ہے، قیمتوں کی بلندی کو روکا نہیں جا رہا، ان معاشی بحرانوں کے حل کی اصل ذمہ داری تو حکومت وقت ہی کی ہے۔ لیکن حکومت کا خواب غفلت سے بیدار ہونا دور دور تک نظر نہیں آرہا۔ ضروری ہے کہ حکومت اور بااختیار طبقہ کے خواب غفلت کے فرو ہونے تک عوام اپنی اشیاء خوردونوش وضروریات زندگی کی قیمتوں کے بڑھتے جانے کا مناسب واطمینان بخش حل ڈھونڈیں جس کے نتیجے میں عوام یعنی متاثرین کے غم میں کمی ہو، ٹینشن کا شکار نہ ہوں، ذیل میں کچھ ایسی باتیں ذکر کریں گے جو کسی بھی ملک میں بسنے والے انسانوں کے لیے فکر معاش کے حوالے سے فائدہ مند ہوں گی۔ وہ تجاویز درج ذیل ہیں:

(1) گھر کے ماہانہ بجٹ اور آمدنی کے عدم توازن کے بارے میں سب سے پہلے ایک مسلمان کے لئے یہ بات کافی ہے کہ رزق کی ذمہ داری ہماری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے، بارہویں پارہ کے شروع کی آیت اس حوالے سے موجود ہے، ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے نزدیک علاقے

کے کمشنر یا ایڈمنسٹریٹر کا مالی کفایت کی ضمانت لینا اور خدا کی ضمانت لینے میں فرق تو ہوگا، قرآن شریف میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے بارے میں ذمہ داری نہیں لی ہے کہ میرے اوپر یہ لازم ہے کہ میں اپنے بندوں کو ہدایت ہر حال میں دوں گا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو اسے چاہے گا تو اس کو دوں گا جو نہیں چاہے گا تو اس کو پھر میری مرضی ہے، دوں یا نہ دوں، لیکن رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایسی بات نہیں فرمائی ہے کہ جس کو چاہے نہ دوں اور جس کو چاہے رزق بند کردوں یہاں تک کہ وہ بھوک سے بدحال ہوکر جاں بلب ہوکر مرجائے۔ اس لیے رزق کے حوالے سے زیادہ پریشان نہ رہا کریں اس نے پیدا کیا ہے تو رزق بھی فراہم کرے گا۔

(2) اسی طرح یہ اصل الاصول بھی ذہن میں رکھیں اور اسے دل کی تختی پر نقش کرلیں کہ اصل مالداری دل کی مالداری ہے، انسان کا دل مالدار نہیں ہے، قانع نہیں ہے، حریص ہے، تو چاہے اس کے پاس کروڑوں اربوں روپے ہوں، بالا خانوں میں ہو یا جگیوں میں، یہ پھر بھی گھر سے باہر مال کمانے کی تلاش میں سرگردان رہے گا، یاد رکھیں وہ انسان کامیاب ہے کہ جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے صبح اور شام کی اوقات میں صبر کے ساتھ، مناسب روزی روٹی عطا فرمائی ہو اور وہ اس پر قناعت اختیار کیے ہوئے ہو، اس کے برخلاف وہ انسان جس کا دل حریص ہے تو پھر اس کے لئے پریشانی، ٹینشن، ڈپریشن مقدر ہے، اس کا پیٹ بھر کر بھی بھوکا ہی رہے گا، ایسے شخص کے لئے اربوں کھربوں روپے کا ہونا، نہ ہونا برابر ہے۔

(3) نیز آپ اس بات کا خود بھی اہتمام کریں اور یہ بات اپنے گھر والوں، اولاد کے دلوں میں جاگزین کریں کہ بھوک سے ڈرنا ختم کریں، وہ وقت آج کے مسلمان کے لئے بھی قابل نمونہ ہے کہ جب غزوہ خندق کی تیاری میں میدان جنگ میں صحابہ نے خدا کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بھوک کی شکایت رکھی اور بھوک کا احساس کم کرنے کے لئے پیٹ پر باندھے ہوئے پتھر دکھائے تو پیغمبر خدا نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا تو ایک کی بجائے دو پتھر دکھائے۔ اس لیے ایسے حالات میں مسلمان کو صبر کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔

(4) اس بات کی کوشش بھی کریں کہ اگر آپ کو مالی تنگی محسوس ہو رہی ہے، گھر کے بجٹ

اور آمدن میں عدم توازن پاتے ہیں تو آپ یاد رکھیں کہ آمدن آپ کے اختیار میں نہیں ہے لیکن بجٹ کا تخمینہ آپ کے قابو میں ہے، کیونکہ بجٹ ممکنہ و متوقع ضروریات کے حساب سے تیار کیا جاتا ہے جس میں لذائذ کی بجائے ضروریات کی روح باقی رکھنا فرض کا درجہ رکھتا ہے، لہذا بجٹ آمدن کے حساب سے تیار کریں نہ کہ برعکس۔

(5) نیز اگر آپ دن میں دو دفعہ گھر میں کھانا پکاتے ہیں تو اب سے ایک دفعہ چولہا جلائیں، دو، دو سالنوں کی بجائے ایک سالن پر گزارا کرنے کی صلاحیت اپنے میں پیدا کریں، گھر میں اس کی فضا بنائیں۔

(6) ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ موقع بے موقع، ہر جگہ مہنگائی کے بارے میں باتیں کرنے کا رواج چل پڑا ہے، لاحاصل بحثیں ہیں، اس سے دور رہیں، کیوں کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جو سنتا ہے سر لیتا ہے، سوچتا رہتا ہے، سرگردان ہوجاتا ہے، گر پڑتا ہے۔ ہمت ہار جاتا ہے، اس لیے یہ کام بھی کریں کہ مہنگائی مہنگائی کی رٹ لگانا چھوڑ دیں۔

(7) اگر آپ مسلمان ہیں اور آپ کے دل میں ایمان ہے تو آپ اس بات پر بھی غور کریں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی حالت کے بارے میں آگاہی حاصل کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیری میں بادشاہی کی، کئی کئی دن گزر جاتے تھے گھر میں چولہا تک نہیں جلاتے تھے، بس دو کالی چیزوں پر وقت بسر کرتے تھے اور انجمنوں اور متعدد پارلیمنٹ جیسے کام کرتے تھے، اسی حالت میں اوروں کو کھلا دیتے، مزدوری دلواتے تھے، انہی کا ارشاد ہے کہ اصل مالداری دل کی مالداری ہوتی ہے، آج کل یہ چیز بہت زیادہ مفقود نظر آتی ہے۔

(8) نیز حتی الوسع جائز روزگار کے مواقع کو ضائع نہ کریں۔ جائز روزگار عطیہ الٰہی ہوتے ہیں، اس کی قدر کریں۔

(9) برسر روزگار ذریعہ کو بلا مشورہ ہرگز نہ چھوڑیں، بالخصوص بال بچہ دار شخص۔ ایسا زیادہ تنخواہ کی لالچ میں کیا جاتا ہے۔ خوب دیکھ بھال لینا چاہئے، کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔

(10) قناعت کو پہچانیں کہ وہ کیا ہے؟ قناعت سے یارانہ پیدا کریں، مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان کامیاب ہوگیا جو اسلام لے آیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بقدر ضرورت روٹی دی اور اس نے اس پر قناعت اختیار کیا۔ گویا کامیابی کیلئے قناعت کو شرط قرار دیا، قناعت کی ضد حرص ہے اور حرص کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جیسے جیسے انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اس میں دو چیزیں جوان ہوتی جاتی ہے، جس سے بچو: لمبی لمبی امیدیں اور حرص۔

(11) اپنی آمدن میں سے کچھ رقم کا صدقہ نکالنے کا اہتمام کریں خواہ ماہانہ دس روپے ہی کیوں نہ ہوں، یہ عمل قناعت کی دولت کے حصول میں نسخہ اکسیر اور اس کا آغاز ہے۔ قناعت کرنے والے کو قانع کہا جاتا ہے اور قانع شخص کے گھر کی آمدن اور بجٹ برابر سرابر چل رہے ہوں تو وہ اس حالت پر شکر ادا کرتا ہے، آمدن کی کثرت کی ادھیڑ بن میں نہیں لگا رہتا۔

(12) کھانے کے بارے میں اپنی سوچ تبدیل کریں کہ وہ ذوق وشوق کی چیز نہیں بلکہ وہ آپ کے جسم کی ضرورت ہے اور ضرورت کی چیز بقدر ضرورت برتی جاتی ہے۔

(13) کھانا تب کھائیں، جب بھوک لگے۔

(14) شوقیہ دستر خوان پر نہ بیٹھیں۔ خوان یغما کی لالچ نہ کریں۔

(15) اپنے آپ کو سبزیاں کھانے کا عادی بنائیں۔

(16) ہوٹلوں اور گھر کے باہر کے کھانوں کا اپنے آپ کو عادی نہ بنائیں کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ باہر کی چیزیں مہنگی ہوتی ہیں، دانا کہتے ہیں کہ بے برکتی بھی ہوتی ہے۔

(17) اس کی بھرپور کوشش کریں کہ فکرِ معاش آپ کی ثانوی فکر ہو، یہ فکر اس قدر نہ بڑھ جائیں کہ خدا کے بارے میں متزلزل کردے یا ایمان باللہ کے مقابلے میں آجائے۔

(18) میدان جنگ میں کافروں کے خلاف شہید ہونے والے مسلمان کی بڑی فضیلت آئی ہے، سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اس کا قرض معاف نہیں کیا جائے گا جو اس نے کسی سے لیا ہو اور اس کو ادا نہ کیا۔ لہٰذا قرض کے بغیر تنگ بجٹ کو مقروض بجٹ سے بدرجہا

فائق سمجھیں۔اس بات کا پختہ ارادہ کریں کہ گھر کا بجٹ چلانے کے لئے قرضہ لینے کی ضرورت نہ پڑے ورنہ یہ ربڑ کا وہ سوراخ ہے جس کا انجام معاشرتی ناسور ''خودکشی'' کے سوا کچھ نہیں ہے۔ واقعات آپ کے سامنے ہیں۔اسلام میں جس قرضہ لینے کی اجازت ہے وہ اس وقت جب انتہائی مجبوری کی حالت ہو، بلاضرورت قرض لینا اسلام کی نظر میں سخت ناپسندیدہ ہے اور اپنے آپ کو پریشانی میں بلاوجہ دھکیلنا ہے۔

(19) اگر آپ کی معاشی حالت کمزور ہے اور آپ کی کل فکر یہ ہے کہ لذت کام ودہن عمدہ رہے تو پھر یہ ساری نصیحتیں آپ کے لیے فضول ہیں۔

(20) اللہ رب العزت نے ہر انسان کو خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے، ہر مسلمان کا سب سے بڑا مقصد یہی ہونا چاہئے، نہ کہ انسانوں کے بنائے ہوئے رسم ورواج کی پابندی نبھانے کے لئے۔اگر کوئی شخص معاشرے میں رائج انسانوں کے بنائی ہوئی زندگی کے طریقے کار سے بیزار اور الگ تھلگ ہوکر اپنے رب کی بندگی میں اخلاص کے ساتھ لگا ہوا ہے، حقوق اللہ کے ساتھ اللہ کے بتائے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام بھی کرتا ہے تو وہ ایک کامیاب زندگی گزارر ہا ہے، بصورت دیگر اس پر پیش آنے والے ہر قسم کی مشکلات اور مصائب کا وہ خود ہی ذمہ دار ہے، اسے یہ حق نہیں ہے کہ کسی اور کو ان کا قصوروار ٹھہرائے۔

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ بصائر وعبر میں فرماتے ہیں:

''آج کل دنیا طرح طرح کے فتنوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے، ان سب فتنوں میں ایک بنیادی اور بڑا فتنہ ''پیٹ'' کا ہے۔شکم پروری وتن آسانی زندگی کا اہم ترین مقصد بن کر رہ گیا ہے، ہر شخص کا شوق یہ ہے کہ لقمۂ تر اس کی لذتِ کام ودہن کا ذریعہ بنے اور یہ فتنہ اتنا عالمگیر ہے کہ بہت کم افراد اس سے بچ سکے ہیں، تاجر ہو یا ملازم، اسکول کا ٹیچر ہو یا کالج کا پروفیسر، دینی درس گاہ کا مدرس ہو یا مسجد کا امام، اس آفت میں سبھی مبتلا نظر آتے ہیں، ہاں فرقِ مراتب ضرور ہے۔ زہد وقناعت، ورع وتقویٰ اور اخلاص وایثار جیسے اخلاق وفضائل اور ملکات کا نام ونشان نہیں ملتا،

اسی کا نتیجہ ہے کہ آج کا پورا عالم ساز وسامان کی فراوانی کے باوجود حرص وآز، طمع ولالچ اور زر طلبی وشکم پروری کی بھٹی میں جل رہا ہے اور کرب واضطراب، بے چینی وبے اطمینانی اور حیرت وپریشانی کا دھواں ہر چہار سمت پھیلا ہوا ہے۔''

(ماہنامہ بینات، صفر المظفر 1436ھ دسمبر 2014ء)

خدا ترسی، قومی بیداری اور قومی شعور کے اجاگر ہونے کی صورت میں اگر کسی وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل ہوجائے اور ملک پاکستان کو مخلص حکمران عطا فرمادے اور ان کے ہاتھوں معاشی بدحالی آسودگی میں تبدیل ہوجائے، اشیاء خورد ونوش کی قیمتیں آسمان سے زمین کی طرف لڑھکنے لگے، آمدن کا تخمینہ بجٹ کے تخمینے سے زیادہ نظر آنے لگے، ایسے حالات میں اگر ہم لذیذ کھانوں میں کثرت کرنے لگے، بلاقرض آسائش وراحتیں ملیں تو مجھے بتایا جائے کہ کون ہے جو کہے کہ شریعت نے اس سے منع کیا ہے۔

ایسے موقع کے لئے ارشاد فرمایا گیا ہے''کلو واشربوا ولا تسرفوا'' کھاؤ پیو، لیکن خدا کا دیا ہوا رزق ضائع مت کرو۔

اھل جنت کو خوشخبری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک پکارنے والا جنتیوں کو پکارے گا، تم ہمیشہ تندرست رہو گے، کبھی بیماری نہ ہوگی، تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی موت نہیں آئے گی، تم ہمیشہ جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، تم ہمیشہ خوشحال رہو گے، کبھی محتاج نہ ہو گے۔''

(مسلم شریف: 7157)

بزم طلبہ

مطالعہ میں انہماک ہو تو ایسا

احمد اللہ، درجہ خامسہ، متعلم جامعہ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ میں شاہ عبد الغنی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں جب پڑھا کرتا تھا جہاں پر میرا کھانا مقرر تھا وہاں میں خود لینے جایا کرتا تھا۔ راستہ میں ایک مجذوب پڑے رہا کرتے تھے۔ ہمیں پڑھنے کی طرف اس قدر مشغولیت تھی کہ درویش کیا کسی چیز کی طرف بھی طبیعت کو التفات نہ تھا۔ ایک روز وہ مجذوب مجھ سے بولے: ''مولوی! تو کہاں جایا کرتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''کھانا لینے جایا کرتا ہوں''۔

انہوں نے کہا: ''میں تجھ کو دونوں وقت اسی طرف جاتا دیکھتا ہوں، کیا دوسرا راستہ نہیں ہے؟''۔ میں نے عرض کیا: ''دوسرا راستہ بازار میں ہو کر ہے، وہاں ہر قسم کی چیز پر نگاہ پڑتی ہے، شاید کسی چیز کو دیکھ کر طبیعت کو پریشانی ہو''۔

مجذوب نے کہا: ''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تجھے خرچ کی تکلیف رہتی ہے۔ میں تجھ کو سونا بنانا بتلادوں گا، تو میرے پاس کسی وقت آئیو''۔

میں اس وقت تو حاضری کا اقرار کر آیا مگر خانقاہ پہنچ کر پڑھنے لکھنے میں یاد ہی نہ رہا۔ دوسرے دن وہ مجذوب پھر ملے اور کہا: ''مولوی! تو آیا نہیں''۔ میں نے کہا: ''مجھے پڑھنے سے فرصت نہیں ہوتی جمعہ کو آؤں گا''۔

الغرض جمعہ آیا اور اس دن بھی کتاب وغیرہ دیکھنے میں مجھے یاد نہ رہا اور وہ پھر ملے پھر انہوں نے کہا: ''مولوی! تو وعدہ کر گیا تھا اور نہیں آیا''۔ میں نے عرض کیا: ''مجھے تو یاد نہیں رہا''۔ آخر دوسرے جمعہ کا وعدہ کیا اور اسی طرح کئی جمعہ بھولا۔

آخر ایک جمعہ کو وہ مجذوب خود میرے پاس خانقاہ میں آئے اور مجھے شاہ نظام الدین

صاحب کی درگاہ میں لے گئے۔ وہاں ایک گھاس مجھے دکھائی اور مقامات بتائے کہ فلاں فلاں جگہ یہ گھاس ملتی ہے اور مجھ سے کہا کہ خوب دیکھ لے۔ میں نے اچھی طرح پہچان لی۔ آخر وہ تھوڑی سی توڑ کر لائے اور میرے حجرہ میں آ کر مجھے سامنے بٹھا کر اس سے سونا بنایا۔ سونا بن گیا اور مجھے بنانا بھی آ گیا۔ وہ مجذوب مجھ سے یہ کہہ کر کہ اس کو بیچ کر اپنے کام میں لائیں اور اپنے مقام پر چلے گئے۔

مجھے کتاب کے مطالعہ کے آگے اتنی مہلت کہاں تھی کہ اس کو بازار میں بیچنے جاؤں۔ آخر دوسرے دن وہ مجذوب پھر ملے اور کہا: ''مولوی! تو نے وہ سونا بیچا نہیں، خیر میں ہی بیچ لاؤں گا'' دوسرے وقت آئے اور میرے پاس سے وہ لے گئے اور بیچ کر اس کی قیمت مجھ کو لا دی۔

پھر ایک روز وہی مجذوب ملے اور کہنے لگے کہ مولوی میں یہاں سے جاتا ہوں تو میرے ساتھ چل اور اس بوٹی کو پھر دیکھ لے۔ غرض پھر مجھے ساتھ لے چلے اور سلطان جی صاحب میں وہ بوٹی پھر دکھائی، اس کے بعد پھر کہیں چلے گئے۔ لیکن مجھے کتاب کے مطالعہ کے آگے اتنی مہلت کہاں تھی کہ کتاب کو چھوڑ کر سونا بنانے جاتا۔ (آپ بیتی حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ)

تھوڑے سے توشہ میں برکت

غزوہ تبوک میں جب سامان خوراک ختم ہو گیا اور لوگوں کو بھوک نے ستایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کا بڑا دسترخوان طلب فرمایا، چنانچہ وہ بچھا دیا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ان کا بچا کھچا سامان خوراک منگوایا، پس کوئی آدمی ایک مٹھی چنا کے دانے ہی لیے آ رہا ہے، کوئی ایک مٹھی کھجوریں لا رہا ہے اور کوئی روٹی کا ایک ٹکڑا ہی لیے چلا آ رہا ہے، یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑی سی مقدار میں یہ چیزیں جمع ہو گئیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی، اس کے بعد فرمایا: اب تم سب اس میں سے اپنے اپنے برتنوں میں بھر لو، چنانچہ سب نے اپنے اپنے برتن بھر لیے، پھر سب نے کھایا یہاں تک کہ خوب سیر ہو گئے اور کچھ بچ بھی گیا۔ (مسلم شریف:139)

نقد ونظر وتعارف کتب

حافظ الحدیث نمبر... خصوصی اشاعت!

فضل الرحمن افضل

کتاب کا نام: ''حافظ الحدیث نمبر''۔۔۔زیرِ سرپرستی: جانشین حافظ الحدیث حضرت مولانا فداء الرحمن درخواستیؒ۔ایڈیشن: تیسرا۔۔صفحات: 704۔ ملنے کا پتہ: جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن نارتھ کراچی 03333573241۔ مقامِ اشاعت: جامعہ انوار القرآن ۔۔کاغذ: اعلیٰ۔۔ترتیبِ کتاب: بہتر۔۔۔ٹائٹل: مناسب۔

حافظ الحدیث وشیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ اپنے وقت کے مشترکہ بزرگ اور تمام اہل حق دینی جماعتوں کے سائبان تھے۔آپ کی دینی خدمات اور قربانیاں کچھ ڈھکی چھپی نہیں۔ آپ حافظ القرآن کے ساتھ حافظ الحدیث بھی تھے۔علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ نے آپ کو''حافظ الحدیث'' کا لقب عطا فرمایا۔علامہ شمس الحق افغانیؒ فرمایا کرتے تھے:''میں روزانہ تہجد کی نماز کے بعد حضرت درخواستی کی صحت ودرازئ عمر کی دعا مانگتا ہوں، کیونکہ مشرق ومغرب میں جہاں بھی گیا،نوے فیصد مدارس اُنہی کے زیرِ سرپرستی کام کررہے ہیں۔''امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے تھے:''حضرت درخواستی ہمارے اکابرین کی روایات کے امین اور دینِ اسلام کے سچے خادم ہیں۔خلوص وایثار اُن کا خاص الخاص وصف ہے۔''

زیرِ تبصرہ کتاب حضرت درخواستی رحمہ اللہ کی شخصیت، حالاتِ زندگی اور خدماتِ جلیلہ کے بارے میں ہے۔ جامعہ انوار القرآن کے''ماہ نامہ جامعہ انوار القرآن'' کے تحت حافظ الحدیث رحمہ اللہ کے نام سے اِس خصوصی نمبر کا اہتمام کیا گیا اور اِس میں اصاغر واکابر، معاصرین اور شیوخ نے حضرت حافظ الحدیث رحمہ اللہ کی زندگی کے مختلف گوشوں پر بھرپور انداز سے معلوماتی مضامین لکھے۔اُن قیمتی مضامین کا مجموعہ''حافظ الحدیث نمبر'' سے منظرِ عام پر آیا۔

اِس مجموعہ میں وقت کے بڑے بڑے اکابر کی تحریریں شامل ہیں جو وقت کے اکابر ہونے کے ساتھ حضرت درخواستیؒ کے تلامذہ بھی تھے مثلاً حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی،

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا خیر محمد مکی صاحب، مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہم اللہ۔

اِسی طرح حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مفتی محمد زرولی خانؒ، مفتی محمد رفیع عثمانی ؒ، قاضی محمد اسرائیل گڑنگیؒ، مولانا فداء الرحمن درخواستیؒ، مولانا سید عبدالقدوس ترمذیؒ، مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری، مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا زاہدالراشدی، مولانا منظور احمد نعمانی، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم کی تحریریں بھی شامل ہیں۔قومی و دینی اخبارات وجرائد کے اداریے بھی اِس کتاب کا ایک حصہ ہیں۔ نیز کتاب کے آخر میں شاعروں کے منظوم خراجِ عقیدت پر مشتمل تحریریں بھی جمع کر دی گئی ہیں۔

یہ کتاب آپ کے سامنے حضرت درخواستیؒ کی حیات کا ہر گوشہ روشن کرے گی۔ یہ کتاب پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت درخواستیؒ کوئی ایک فرد نہیں بلکہ اپنی ذات میں انجمن اور تحریک تھے۔اُس مردِ قلندر نے اپنی ذات میں گوناگوں صفات کو سمیٹا ہوا تھا۔وہ خوبیوں کا ایک جہاں تھا۔ وہ اوصافِ حمیدہ کا ایک روشن مینار تھا۔اُن کی زندگی اِس قدر ہمہ جہت تھی کہ آپ اُن کی زندگی کا کوئی ایک رخ متعین کرنے سے خود کو عاجز پائیں گے۔ وہ بیک وقت اگر کامیاب مدرس تھے تو دوسری طرف وہ ایک مایہ ناز مفسر بھی تھے۔ وہ اگر ایک مدبر سیاست دان تھے تو وہ سینکڑوں مدارس کے سرپرست و بانی بھی تھے۔اگر وہ اپنی ذات میں چلتی پھرتی ایک خانقاہ تھے تو وہ مجاہدین کے امیر بھی تھے۔ وہ اگر ہزاروں حدیثوں کے حافظ تھے تو دوسری طرف وہ کئی دینی تحریکوں کے پشت بان بھی تھے۔ وہ اگر شفقت کا مجسم تھے تو وہ باطل کے خلاف میدانِ جنگ میں برہنہ شمشیر بھی تھے۔ وہ اگر اسلامی نظریاتی سرحدات کے محافظ تھے تو وہ باطل نظریات کے لیے ایک سدِّ سکندری بھی تھے۔

حضرت درخواستی رحمہ اللہ کی سوانح پر مختلف کتابیں پڑھنے کے بعد اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت کی سوانح پر سب سے زیادہ بسیط و مفصل کتاب یہی حافظ الحدیث نمبر ہے، اِس کے بعد لکھی جانی والی اکثر کتابوں کے لیے یہ خصوصی نمبر ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے گو کہ اِس میں کچھ تکرار کا دَر آنا معمول کی بات ہے۔

بہر حال! اکابر کی سوانح سے شغف رکھنے والے حضرات کے لیے یہ ایک قیمتی تحفہ ہے۔

نقوش رفتگاں

میں نے دین پور بستے دیکھا

قسط نمبر 04

مفتی حبیب احمد درخواستی

میاں جی کی سخاوت:

گھر میں عموماً فاقوں کی نوبت رہتی، لیکن اس غربت وافلاس کے باوجود جب کبھی دستر خوان پر بیٹھتے تو اس وقت تک کھانا شروع نہ فرماتے جب تک مہمان کو اپنے ساتھ شریک نہ فرما لیتے۔ مولانا عبدالرحمن رکن پوری صاحب فرماتے ہیں کہ میں سات آٹھ سال کی عمر میں حضرت کے پاس پڑھا کرتا تھا، حضرت ہی کی وجہ سے میں خلیفہ (حضرت دین پوری) صاحب سے بیعت کے شرف سے سرفراز ہوا تھا، ایک دن کی بات ہے کہ ہم چھ سات طلباء دوپہر کے وقت میاں جی کی خدمت میں مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے تھے، گھر سے کھانا آیا تو کیا دیکھا کہ چھابے میں صرف ایک ہی روٹی ہے سالن نہیں تھا۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا جاؤ! حجرہ میں دیکھو کوئی مہمان تو نہیں، میں نے حجرہ میں دیکھا تو کوئی مہمان نہیں تھا، واپس آ کر بتایا تو حضرت نے فرمایا ''بھٹی'' تک دیکھ آؤ شاید کوئی مسافر آ رہا ہو۔ میں بھٹی تک گیا لیکن وہاں بھی کوئی نہیں تھا چنانچہ حضرت نے طلباء کو بلا کر اس روٹی کے چار حصے کیئے، ایک حصہ اپنے لئے رکھا باقی تین حصے طلباء میں تقسیم فرما دیئے۔ اگر کبھی مہمان کی موجودگی میں کھانا تھوڑا ہوتا تو مہمان سے فرماتے یہ کھانا آپ کے لئے ہے، آپ تناول فرمائیں اور خود استاد محترم فاقہ سے رہتے۔ یہ بھی حضرت کی وہ کمال سخاوت اور قربانی جس سے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ بستی درخواست کے در و دیوار ان قربانیوں کا روز بروز مشاہدہ کرتے جن کی مدح وثناء قرآن نے بے شمار مقامات پر فرمائی ہے۔

شاید انہی اعمالِ صالحہ کی بدولت ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے خانوادہ کو علم دین

اورقرآن وحدیث کی خدمت میں حصہ وافرعطافرمایا۔

طلباء سے عقیدت ومحبت:

حضرت میاں جی کے تقویٰ سے متاثر ہوکر لوگ آپ کی دعوت کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے، چنانچہ آئے دن دعوت وغیرہ پر آپ کو مدعو کیا جاتا تھا لیکن آپ کے ہاں ایک عجیب اصول مقرر تھا کہ میں دعوت وغیرہ بس ایک شرط پر قبول کروں گا کہ میرے ساتھ میرے عزیز طلباء بھی مدعو ہوں، ورنہ میں دعوت قبول نہیں کرسکتا، معذرت چاہتا ہوں۔

کیونکہ حضرت یہ بات برداشت نہ کرسکتے تھے کہ میں اعلیٰ کھانا کھارہا ہوں جبکہ عزیز طلباء روکھی سوکھی پر گزارہ کررہے ہوں۔ حضرت کی اسی محبت اوراپنائیت ہی کا نتیجہ تھا کہ کچھ نہ ہونے کے باوجود طلباء کی کثیر تعداد حضرت کے حلقۂ تلامذت میں رہنے کو دل وجان سے پسند کرتی تھی۔ آج بھی ضرورت ہے ایسے مخلص میاں جی کی جو محبت واپنائیت سے طلباء کی تعلیم وتربیت صحیح معنی میں کرسکیں۔

جنات کا استاد:

اسی خلوص ہی کا اثر تھا کہ سینکڑوں طلباء کے ساتھ کئی جنات بھی آپ کی خدمت میں زانوئے تلمذ طے کرتے رہے۔ یہ حضرت کی مقبولیت، کرامت اور بزرگی کی کھلی دلیل ہے۔

حضرت دین پوریؒ سے تعلق:

حضرت میاں جی خلیفہ غلام محمد دین پوری صاحب رحمہ اللہ سے بیعت تھے۔ کب کی گئی اس بات کا اندازہ لگانا خاصہ مشکل ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میاں جی نے ابتدائی دور میں ہی بیعت کا سلسلہ قائم فرمالیا ہوگا۔ آپ کا حضرت دین پوری سے محبت کا تعلق اتنا گہرا تھا کہ میاں جی اپنے متعلقین، تلامذہ اور دیگر احباب کو اپنے پیرومرشد کے حلقہ بیعت میں داخل کرتے رہتے، ہر جمعہ کو اپنے تلامذہ اور متعلقین احباب کے ساتھ اپنے پیرومرشد کی خدمت میں دین پور جاتے رہتے۔ اپنے محبوب مرشد سے مضبوط تعلق کے نتیجہ میں آپ ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

دارالافتاء جامعہ انوار القرآن

قرآن پاک کی سوئیڈن میں توہین اور حکومت وقت کی ذمہ داریاں

مفتی محمد نصر اللہ احمد پوری

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ حالیہ سوئیڈن میں جو قرآن مقدس کی توہین کی گئی، اس وجہ سے عوام روڈوں اور شاہراہوں پر (سوئیڈن مردہ باد) لکھتے ہیں اور اس پر جوتے مارے جاتے ہیں یا چلا جاتا ہے تو کیا اس طرح سڑکوں پر گستاخی کی وجہ سے (مردہ باد) وغیرہ لکھنا جائز ہے؟ کیا اس میں سطروں کی توہین نہیں، کیوں کہ اللہ نے تو خود ''سطر'' کی قسم کھائی ہے۔

جواب عنایت فرما کر اجر عظیم حاصل کریں۔ جزاک اللہ (مستفتی: سید نصر اللہ، نارتھ کراچی)

الجواب حامدا و مصلیا

قرآن کریم کی قصداً کسی صورت میں توہین کرنا انتہائی قبیح فعل ہے اور ایسا شخص قابل تعزیر ہے۔ متعلقہ حکومت کو چاہئے کہ توہین کرنے والے شخص کو لگام دے اور اس کے لیے مسلمان ملکوں کے حکمران بھی ان پر دباؤ ڈالیں۔

اگر حکومت وقت غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرے تو عوام کے لیے اسلامی شعائر کی حفاظت اور دفاع کے لیے کسی جائز تدبیر کے ساتھ اظہار ناپسندیدگی یا احتجاج کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں کسی دوسرے ناجائز کام مثلاً ایذاء رسانی بے پردگی یا بہتان تراشی وغیرہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ البتہ سوال میں مذکور احتجاج کا طریقہ درست نہیں ہے کہ اس میں حروف کی بے ادبی لازم آتی ہے جو آلہ علم ہیں اور قرآن وحدیث کی تحریر ان حروف سے مرکب ہے۔

لما فی الفتاوی الھندیة:

"إذا كتب اسم فرعون أو كتب أبو جهل على غرض يكره أن يرموا إليه، لأن

لتلك الحروف حرمة۔"

(كتاب الكراهية، 5/323، ط: رشيديه)

وفی الفتاوی السراجية:

" اذا كتب اسم فرعون اور كتب اسم ابي جهل علي غرض يكره ان يرموا اليه، كان لتلك الحروف حرمة۔"

(كتاب الكراهية، 1/335، ط: دار العلوم زكريا)

وفی رد المحتار:

"أما غير المحترم كفلسفة وتوراة وإنجيل علم تبدلهما وخلوهما عن اسم معظم فيجوز الاستنجاء به. اهـ. ونقل القهستاني الجواز بكتب الحكميات عن الإسنوي من الشافعية وأقره. قلت: لكن نقلوا عندنا أن للحروف حرمة ولو مقطعة. وذكر بعض القراء أن حروف الهجاء قرآن أنزلت على هود - عليه السلام -، ومفاده الحرمة بالمكتوب مطلقا۔"

(كتاب الطهارة، 1/340، ط: سعيد)

واللہ اعلم بالصواب

كتبہ: بشارت علی خان

دار الافتاء جامعہ انوار القرآن، آدم ٹاؤن

الجواب صحیح

محمد نصر اللہ احمد پوری

۱۴۴۵/۱/۲۲ھ

جامعہ کے شب وروز

مولانا عبدالرؤف صاحب

دو علمی نشستیں

ہر دور میں حق و باطل کی کش مکش رہی، باطل ابھرتا رہا اور حق آ کر اسے دباتا اور مٹاتا رہا۔ حق کی آواز دبی اور نہ کبھی رکی، جب جب باطل جس جس شکل میں نمودار ہوتا رہا حق اس کے سامنے سینہ سپر کھڑا رہا۔ ایسا کیوں کر ممکن ہوا؟ اس لیے کہ ہر دور میں حق کا بول بالا رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے رجال حق پیدا کیے۔ انہوں نے باطل کے بطلان، شر اور فساد کو آشکارا کیا۔ دین کے اسی شعبے کو ''دفاع دین'' یا قرآنی تعبیر میں ''مجادلہ مع اہل الباطل بالقول الاحسن'' کہا جاتا ہے۔

جامعہ انوار القرآن کے تخصص کے طلبہ کرام کے لیے وقتاً فوقتاً ایسی نشستوں کا انعقاد کیا جاتا ہے کہ جس میں طلبہ کرام کسی ماہر علم وفن سے بھرپور استفادہ کریں۔ اسی سلسلے کی کڑی ہے کہ اگست 2023ء بمطابق محرم الحرام ۱۴۴۵ھ میں دو نشستیں رکھی گئیں، پہلی نشست کے مقرر محقق عالم دین مولانا خالد محمود صاحب آف ٹیکسلا تھے جنہوں نے مسئلہ امامت، آیات استخلاف اور بنیادی عقائد روافض پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ دوسری نشست کے مقرر باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور صاحب تھے، جنہوں نے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تقلید کی شرعی حیثیت پر پُرمغز گفتگو فرمائی۔

سہ ماہی امتحان اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام

جامعہ میں سال 2023ء بمطابق ۱۴۴۵ھ کے شعبہ درس نظامی کے سہ ماہی امتحان کے نتائج کا اعلان کیا گیا، جس میں درج ذیل طلبہ کرام نے پوزیشنیں حاصل کیں:

درجہ	اول پوزیشن	دوم پوزیشن	سوم پوزیشن
تخصص	اشرف علی بن خان تحصیل	محمد اختر بن گل نجیب	ثناء اللہ بن رحمت شاہ
دورہ حدیث	محمد نادر بن ناصر احمد	نیر فیض احمد بن سید محمد عین الحق	محمد سلیم بن پسند خان
سابعہ	عمر فاروق بن لاہور خان	محمد یاسر بن محمد ضیاء الحق	منور علی بن شاہ نواز
سادسہ	حبیب اللہ بن عبد المنان	عبد اللہ بن مولانا اعجاز احمد	حارث اقبال بن جاوید اقبال
خامسہ	مجیب الرحمن بن رحیم بخش	اسد خان بن تازہ خان	عتیق الرحمن بن محمد یونس شاکر
رابعہ	محمد سعد شمسی بن محمد عمران شمسی	محمد حسان بن محمد اقبال	محمد زاہد بن داؤد یعقوب
ثالثہ	نصر اللہ بن مولانا عبید اللہ	فیض الرحمن بن عبد الرحمن	محمد اعظم طارق بن رفیق احمد
ثانیہ	حبیب اللہ بن مولانا عبید اللہ	عبد الصمد بن سید حامد علی	محمد بلال بن فہیم اختر
اولیٰ	سعید الرحمن بن مولانا عبید اللہ	محمد عیسیٰ بن عبد المنان	رفیع اللہ بن محمد دین
حفاظ عربک	خالق داد بن آغا جان	محمد عکاشہ بن مولانا اعجاز احمد	فواز فرخ بن فرخ پاشا

شعبہ اقراء میں تکمیل حفظ کرنے والے خوش نصیب طلبہ کرام

نمبر شمار	نام	ولدیت	اساتذہ کرام
1	حافظ سعد مشرف	مشرف حسین	قاری محمد امین صاحب
2	حافظ محمد زین سہیل	محمد سہیل	قاری محمد امین صاحب
3	محمد فرزان	زرداد خان	قاری محمد امین صاحب
4	محمد ایان	عبد السبحان	قاری محمد عامر صاحب
5	حازق صدیقی	ریحان حمید	قاری ہدایت اللہ صاحب
6	ایان حسن	آصف حسن	قاری محمد رفیق صاحب
7	عبد الہادی	مسعود اختر	قاری محمد رفیق صاحب
8	عمر انعام	انعام نصر	قاری محمد رفیق صاحب

دعائیہ کلمات وخطاب: ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی حبیب احمد درخواستی صاحب مدظلہم

آخری سبق: ناظم شعبہ اقراء حضرت قاری ناصر صاحب زید مجدہ